

حقیقتِ عشق

(عارفانہ کلام)

محمد کامران پاشا


ألا بذكر الله تطمئن القلوب

نام کتاب: حقیقت عشق

شاعر: محمد کامران پاشا

محمد کامران پاشا

Email: m_kamranpasha@hotmail.com

ویب سائٹ

https://urdupoetry.me

مکتبہ علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ

حقیقت عشق کو ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے لنک:

https://archive.org/details/haqiqat-e-ishq

حضرت شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کے مختصر تعارف پر حضرت مولانا محمد اشفاق احمد رحمہ اللہ (خلیفہ ارشد حضرت مولانا مطلوب الرحمن عثمانی رحمہ اللہ) کی لکھی تحریر کو ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے لنک:

https://archive.org/details/allama-shabbir-ahmed-usmani-details

To download Tafseer-e-Usmani written by Hazrat Allama Shabbir Ahmed Usmani (RA), translated in English by Hazrat Maulana Mohammad Ashfaq Ahmad (RA); go to below link:

https://archive.org/details/tafseer-e-usmani-english

(انتساب)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

احقر اپنی اس ناتواں کاوش کو اپنے پیرو مرشد حضرت مولانا ڈاکٹر شبیر احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور اپنے والدین مرحومین اور ہر اس شخص کی طرف منسوب کرتا ہے جو عشق حقیقی کو پانے کی تمنا رکھتا ہے۔

(عرض مرتب)

الحمدللہ! محض اللہ رب العزت کے فضل سے مجھے عارفانہ کلام حقیقت عشق کے نام سے لکھنے کی توفیق ہوئی۔ مجھ جیسا نااہل جس میں قابلیت تو بالکل نہیں لیکن اللہ رب العزت کے عشق کی تمنا دل میں لیے اپنے پیرو مرشد حضرت مولانا ڈاکٹر شبیر احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی زیر نگرانی اور توجہ میں اللہ رب العزت سے امید لگائے بیٹھا ہے کہ مجھے بھی مقربین کو ملی محبت کا ایک معمولی سا ذرہ مل جائے جو میری دنیا و آخرت میں نجات کا ذریعہ بن جائے۔ آمین۔

مجھے اپنی کوشش پر بالکل بھروسہ نہیں لیکن اللہ رب العزت کے فضل سے یقین کی حد تک امید ہے کہ وہ اپنے نیک بندوں کی صحبت کی برکت سے مجھ جیسے نکمے کو ضرور نواز دیں گے اور ہر اس شخص کو بھی جو اللہ اور رسول سے محبت رکھنے کی وجہ سے میرے ان اشعار کو پڑھے۔ آمین۔

آخر میں ایک بات کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ اشعار لکھ لینے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ میں اپنے آپ کو شاعر شمار کرنے لگوں۔ میرا اپنے آپ کو شاعر نہ سمجھنا کسر

نفسی ہر گز نہیں بلکہ میں اصل حقیقت کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔ میرے دل کی ترجمانی کرتے ان الفاظ کو اگرچہ میں شاعری اور اپنے آپ کو شاعر سے تعبیر کرتا ہوں لیکن یہ ضروری نہیں کہ یہ شاعری کے معیار پر پورا اترتی ہو۔

اللہ رب العزت سے التجا ہے کہ وہ میری اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس کو میرے اور میرے مرحوم والدین کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

دعاؤں کا محتاج

بندہ محمد کامران پاشا

سڈنی آسٹریلیا

میں کیوں اپنے افکار لکھتا ہوں

دل سے سب اشعار لکھتا ہوں

لکھنے کا سلیقہ نہیں ہے مجھے

پھر بھی دیوانہ وار لکھتا ہوں

میرے جذبات و احساسات کو سمجھ

محبت کو صرف وفا دار لکھتا ہوں

میری شاعری کا معیار نہ دیکھ

رب کی محبت کا اظہار لکھتا ہوں

میرا کیا مقابلہ شاعروں سے

خود کو بس خاکسار لکھتا ہوں

میرے دل کی ترجمانی ہے یہ

میں عاشقوں کا اعتبار لکھتا ہوں

دل کی زبان سے پڑھنا شرط ہے

پھر سمجھو گے کیا اسرار لکھتا ہوں

(تقریظ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ وکفی والصلاۃ و السلام علی خاتم الانبیاء و المرسلین

اما بعد!

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہر انسان کی منزل اور مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کا واحد راستہ اور ذریعہ حضور ﷺ کی اتباع اور اُنکی محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات (عبادات، عقائد، اخلاقیات، معاشرت، معاملات، معیشت) میں چاہے وہ انفرادی زندگی سے متعلق ہوں یا اجتماعی زندگی کے متعلق ہوں نبی کریم ﷺ کے طریقے اور سنت کے مطابق عمل پیرا ہونا ہی حقیقی کامیابی وکامرانی کا راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کو عملی طور پر اپنانے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی تحمید و تسبیح زبان و قلم سے بیان کرنا بھی باعث اجر و ثواب بلکہ ضروری ہے۔ پھر اظہار مافی الضمیر کے دو طریقے یا راستے اپنائے جاتے ہیں، پہلا نثر یعنی سادہ طریقے سے اپنی زبان یا قلم سے اظہار مافی الضمیر ہو دوسرا نظم یعنی اپنے الفاظ کو سجع شعر واشعاری کے ذریعہ موتی کی طرح پرونا اور پھر عمدہ اور خوبصورت انداز میں اُنکا

اظہار کرنا۔ بلاشبہ نثر اور سادہ انداز میں اظہار مافی الضمیر بھی دلچسپ ہو سکتا ہے لیکن اشعار میں دلچسپی کی انتہاء ہوتی ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے حسان بن ثابت! ہم بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اتنا ہی محبت کرتے ہیں جتنا تم محبت کرتے ہو لیکن جس طرح تم اپنی محبت کا اظہار کر سکتے ہو اُس طرح ہم اپنی محبت کا اظہار نہیں کر سکتے کیونکہ تم شاعر ہو ہم شاعر نہیں ہیں۔ غرضیکہ شاعر اپنی محبت، اپنے جذبات، اپنے خیالات کو موتی کی طرح لڑی میں پرو کر پیش کرتا ہے جبکہ دوسرا شخص اس طرح خوبصورت طریقے سے اپنے جذبات، خیالات کو پیش نہیں کر سکتا، پھر شاعری کو شریعت میں پسند بھی کیا گیا ہے اور ناپسند بھی کیا گیا ہے، جو شاعری اللہ تعالٰی کی محبت، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت، دین کی محبت، پاک جذبات کے اظہار کا ذریعہ ہو وہ شاعری پسندیدہ ہے، دوسری طرف جو شاعری بے حیائی، فحاشی اور بے غیرتی کا ذریعہ بنے وہ انتہائی ناپسندیدہ بلکہ شیطانی فعل ہے۔

میرے انتہائی قابل احترام دوست اور بھائی جناب محمد کامران پاشا صاحب جو 2009ء میں میرے رفیق حج بنے اور ایسے رفیق بنے کہ آج بھی الحمدللہ اس رفاقت کی خوشبو سے دل و دماغ معطر ہیں، بلکہ الحمدللہ آج بھی وہ خوبصورت رفاقت قائم ودائم ہے،

میری دعاہے کہ یہ رفاقت ہمیشہ قائم ودائم رہے، بلکہ یہ پاکیزہ رفاقت جنت میں بھی ملے، کیونکہ ایسے مخلص اور بے لوث دوست بہت کم ملتے ہیں۔ ہماری بے لوث محبت اور پُر خلوص دوستی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم دونوں حضرت شیخ الاسلام سیدی ومرشدی مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مد ظلہم سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام میرے استاذ میرے مربی اور محبوب شیخ بھی ہیں، جبکہ بھائی محمد کامران پاشا کا حضرت شیخ الاسلام سے غائبانہ تعلق اور قلبی محبت ہے۔

محترم جناب محمد کامران پاشا نے اپنے نیک اور پاکیزہ جذبات، عقیدت، محبت کے اظہار کیلئے شعر واشعاری کی راہ اپنائی، حمد ونعت کے ساتھ معاشرتی مسائل پر بھی بہت خوبصورت نظمیں لکھی ہیں، جب بھی کوئی نیا کلام لکھتے ہیں تو ازراہ شفقت مجھ ناچیز کو بھی بھیج دیتے ہیں۔ میں اگرچہ نہ خود شاعر ہوں اور نہ ہی شاعری کا شوق ہے مگر پاشا صاحب کی پُرذوق شاعری سے محظوظ ضرور ہوتا ہوں اور اس عارفانہ کلام کے پڑھنے سے روحانی، ایمانی ترقی محسوس کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ ان شاءاللہ ہر صاحب ذوق مسلمان اس عارفانہ کلام سے استفادہ کرے گا اور ہر مسلمان کیلئے یہ کتاب انتہائی نافع ثابت ہو گی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس محنت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے،
اور مسلمانوں کیلئے اس کو نافع اور مفید بنائے۔ آمین

دعاگو دعاجو

بندہ (مفتی) دوست محمد عفی عنہ

خادم جامعہ حکیم الامت اسلام آباد

خطیب واپڈا اسٹاف کالج H-8/1 اسلام آباد

03345211313

(فہرست)

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان

رحم کرتا ہے مخلوق پر وہ ایسا رحمان

لفظ کن سے ہو جائیں کام سارے

طاقتیں سب اس کی ایسی اونچی شان

عطا کرتا ہے رزق پتھر میں کیڑے کو بھی

نظام چل رہا ہے یہ اس کا فیضان

اول و آخر بھی ظاہر و باطن بھی

روزجزا کا مالک ہے بڑا قدردان

حمد تیری بیان کرنے سے عاجز ہے کامران

تعریف میں خود تیرا اپنا کلام قرآن

جس نے بنائی کائنات اور اس میں ہر طرح کے حالات

چرند، پرند، شجر، حجر، جن، انسان اور تمام مخلوقات

وہ جب چاہتا ہے کہتا ہے کن تو عدم سے وجود ہو جاتا ہے

وہ ایسا زبردست، مالک، خالق، رازق، میرا ایک اللہ ہے

وہ جو وجہ تخلیق کائنات بھی ہے

ہاں وہی میرے نبی کی ذات ہی ہے

رحمت دو عالم ان کی ہستی ہے

ہر موقع پر امت کی فکر کرتی ہے

حسب نسب ان کا عالی ہے

وہ غریبوں کا بھی والی ہے

محشر میں بھی نہ چھوڑے اکیلا

کیا ایسا کوئی دوسرا ہادی ہے

محمد ﷺ ان کا اسم گرامی ہے

پوری دنیا جن کی دیوانی ہے

ایمان بچانے کی فصیل ہیں آپ

ہدایت کی روشن دلیل ہیں آپ

آپ کے فرمودات پر عمل سے نجات ملے

قیامت تک جاری سبیل ہیں آپ

آپ کی محبت امت سے چھپی تو نہیں

آخرت کے بھی وکیل ہیں آپ

میری محبت میں رنگ نہیں جان نہیں

پھر بھی میرے کفیل ہیں آپ

آپ کی تعریف میں کیا لکھوں کیا کہوں

تعریف رب کرے ایسے اصیل ہیں آپ

آپ کی محبت میرا حصول

اے اللہ کے آخری رسول

اللہ خود بلائے اپنے حضور

ایسے ہیں آپ وہاں مقبول

یہ دنیا نقش پا کی دھول

قدموں سے کھلے جنت میں پھول

درود پڑھنے میں نہ ہو بھول

اللہ کر میری یہ دعا قبول

سن میری زندگی کا وصول

نبی راضی نہیں تو زندگی فضول

رحمت العالمین کا مل گیا مجھ کو سہارا اس لیے اترا رہا ہوں

اب ہو گا نہ کیسے راضی مجھ سے خدا اس لیے اترا رہا ہوں

شفاعت کریں گے ضرور میرے نبی روز محشر میں میری

رب کو دینی ہو گی مجھ کو جہنم سے پناہ اس لیے اترا رہا ہوں

بلا استحقاق پیدا کر دیا مجھے اپنے محبوب کی امت میں تو نے

میرا نبی مجھے جنت دلوائے بغیر نہ ہو گا جدا اس لیے اترا رہا ہوں

معافی مانگتا ہوں اپنے گناہوں پر اور تجھ کو معاف کرنا ہو گا

وسیلہ بنا کر تیرے محبوب کو لگائی ہے صدا اس لیے اترا رہا ہوں

موت کی تمنا رکھتا ہوں اور قبر کی تاریکی سے نہیں ڈرتا ہوں

زندگی کروں گا تیرے نبی پہ ہر دم فدا اس لیے اترا رہا ہوں

کہیں کوئی یہ نہ سمجھے پاگل ہے مجنوں ہے دیوانہ ہے کامران

عاشق ہوں اور عشق کی کرتا ہوں ندا اس لیے اترا رہا ہوں

چن کیتا اے دو ٹوٹے انگلی دے اشارے نال

او رب دا محبوب اے سہنا کیتا جنے کمال

جیدے مکھڑے نوں تک لوکی دل جاندے سن ہار

او ایہو جیا محبوب جنوں سب کردے نے پیار

اچیاں شاناں والا اے ساڈا سہنا دلدار

کہ رب جنوں راتوں رات بلاوے اپنے دربار

جس دن رب ہووئے گا قہار تے نبیاں وی ڈرنا اے

رب دے محبوب نے رب دا غصہ ٹھنڈا کرنا اے

جتھے جیہڑا ٹپگے گا چھیتی جنت ول جاوے گا

اوتھے ساڈا نبی امت واسطے انتظار فرماوے گا

وڈے وڈے گنہگار آں نوں نال لے کے جائے گا

اپنے رب کولوں اونا دی بخشش کروائے گا

جے توں چاہنا ایں رب نال محبت کرنا

نسخہ تے رب دسیا اے توں بس عمل کرنا

رب دے محبوب نوں جے توں دل وچ وسا لیا

فیر رب آپے ہی تینو اپنا محبوب بنا لیا

او کامران رب دے محبوب نال دل لانا اے
نبی دے عشق وچ ہون فنا ہو جانا اے

اندھیری رات میں تیرے سب غم دیکھے گا

وہ رب ہے دل کے تیرے سب زخم دیکھے گا
ندامت کے آنسو تیری تقدیر بدل دیں گے
گناہ مٹ گئے تو پھر خود کو تازہ دم دیکھے گا

نبی کا عاشق ہوں عشق میں جان دوں گا

ختم نبوت پہ آئے آنچ کیسے برداشت کروں گا

کرے گا اگر کوئی بھی تیرے بعد دعٰوی نبوت

میں اس کا سر اپنے ہاتھوں سے کاٹ دوں گا

اے میرے محبوب تیری محبت میرا ایمان ہے

محبت میں ماں باپ، اولاد سب قربان کروں گا

جو یہ سمجھتا ہے آج کا مسلمان کمزور ہے

بے وقوف کو اپنے ایمان کی طاقت دکھاؤں گا

مانا کہ عمل میں بہت کوتاہیاں ہیں میرے

ایمان میں کمزوری کو مگر کبھی آنے نہیں دوں گا

امت پر فرض ہے ختم نبوت کا کام کرنا

نسلوں کو تحفظ ختم نبوت کے لیے تیار کروں گا

وہ عشق کیا جو محبوب سے وفا نہ کرے

اپنی جان کو محبوب پر فدا نہ کرے
عشق میں ایسا تو ہو نہیں سکتا
عشق تجھ کو تجھ سے جدا نہ کرے
عاشق کو معشوق کی یاد ستاتی ہے ہر گھڑی
گھلتا ہے ہجر میں مگر ندا نہ کرے
عشق کی آگ لگی ہے دل میں اگر
تو یاد خدا میں کیسے تڑپا نہ کرے
سچا عاشق ہے تو یہ ممکن ہی نہیں
اپنے رب سے ملاقات کی التجا نہ کرے

دل کی آگ میں خود جل رہا ہوں میں

ٹھنڈے پانی میں بھی ابل رہا ہوں میں
ساری آوارگی ہے منزل کی تلاش کے لیے
دیوانگی کے عالم میں جو چل رہا ہوں میں
اپنے اندر جھانکنے کی جستجو میں
وقت کی رفتار میں ڈھل رہا ہوں میں
وہ ملے گا کہ نہیں جس کی تلاش ہے
جواب کے انتظار میں شل رہا ہوں میں
اوروں سے کیا شکوہ کہ جانتے نہیں تجھے
عجب یہ ہے کہ خود بھی گل رہا ہوں میں
خود میں ڈوب کے اسرار معرفت کھلتے ہیں
اس کوشش میں پاگل رہا ہوں میں

پیار، محبت، عشق، جنوں، کیا ہے

مجھے تو اس سے آگے بڑھنا ہے

رستے میں آتی ہیں کھائیاں بہت

ان سے اب سنبھل کے چلنا ہے

دشمن بیٹھا ہے تاک میں ہر وقت

اللہ کی پناہ میں سفر کرنا ہے

رستہ طے کرتے ہوئے مجھ کو

معرفت کی انتہا تک پہنچنا ہے

آج جو کماؤں گا کل کام آئے گا

کمائی بچاتے ہوئے آگے چلنا ہے

خواب دیکھتا ہوں جاگتے میں

بند آنکھوں نے سب سچ کرنا ہے

اللہ یہ سب تو میری چاہت ہے

پورا تو تیری چاہت نے کرنا ہے

کس کے پاس جاؤں کس کو سناؤں کہ مدعا کیا ہے

دل مضطرب کی اس بے چینی کا آسرا کیا ہے

بھٹکتا ہوں صحرا میں کہ شاید قطرہ ہی مل جائے

ورنہ پیاس اتنی شدید ہے کہ دریا کیا ہے

ڈر لگتا ہے تیرے رستے کی آزمائشوں سے

دل چاہتا ہے پھر سوچتا ہوں پھر ڈرتا کیا ہے

میں تو اپنی تقدیر کو بدل نہیں سکتا

فیصلہ میرے حق میں کر دے اے خدا کیا ہے

اللہ تو اپنے بندے کے گمان پر فیصلہ کر دیتا ہے

تجھے بغیر کانٹا چبھے نواز دے گا مرتا کیا ہے

گنہگار ہوں خطاکار ہوں سیاہ کار ہوں، ہاں ہوں

معاف فرما دے مجھے کہ تجھ سے چھپا کیا ہے

زخمی دل زخمی جگر زخمی پورا بدن ہے

کھال نے چھپایا ہے ایسے جیسے کوئی کفن ہے

اللہ کب تک ایسے پنجرے میں پھڑ پھڑاؤں گا

نفس کی قید سے آزاد ہونے کی لگن ہے

مجاہدوں کی ہمت نہیں اب تو بوڑھا ہونے لگا

مقصد زندگی تیری رضا کے انتظار میں مگن ہے

حسرت تیری معرفت ایسی پانے کی مجھے

جو بن جائے میری روح پر سایہ فگن ہے

مانا کہ تیرے نظر کرم کے قابل نہیں ہوں میں

قسم تیری ذات کی تجھ سے مایوسی بھی بد شگن ہے

عشق عشق کی گردان کب تک کرے گا تو

اللہ اب عشق کا خنجر دل میں چبھا تو

تیری محبت میں مرنے سے پہلے مرنا پڑتا ہے

اللہ ایسا ہے تو اپنی محبت کا مزہ چکھا تو

بوڑھا ہو گیا ہوں مگر دل ابھی بھی بچہ ہے

اللہ میری انگلی پکڑ اور اپنی ذات تک پہنچا تو

تیرے عشق میں کیا کشش ہے سمجھ نہیں مجھ کو

اللہ اب میرے دل کو عشق سے مزین فرما تو

تیری محبت میں پتھر دل بھی موم ہو جاتا ہے

اللہ میرے دل کو موم کر کے عشق کی لو جلا تو

تجھے دل میں بسانے کے لیے کب تک تڑپنا پڑے گا

اللہ اب تو اپنے انوارات کا مشاہدہ کروا تو

مانا کہ اپنی چاہت میں سچا نہیں ہوں گا میں

اللہ تو رب ہے میری چاہت کو سچا بنا تو

زبان نہ بول سکے تو کیا، دل کی بھی سنتا ہے

اللہ جو قلم نہ لکھ سکے وہ بھی عطا فرما تو

تیرے بندوں کی بندگی کمال ہے جانتا ہوں میں

اللہ وہ جو ہیں وہ ہیں مجھ کو بھی ان سا بنا تو

مجھ کو تماشا نہ بنانا ان دنیا والوں کے لیے

اللہ تو بے نیاز ہے میری کوتاہیوں کو نہ دیکھنا تو

ہاتھ جوڑ کر اپنی گستاخیوں پر معافی کا طلبگار ہوں

اللہ میری کیا اوقات، مجھے عافیت عطا فرما تو

وہ جو کہتے ہیں عشق میری جان میری تمنا ہے

سوچ لو کہ یہ تیری جان کا اب پھندا ہے
عشق کرے دنیا میں کسی سے یا خدا سے کوئی

ضابطہ، رابطہ، قاعدہ، قانون اک سا ہے
جھکنا دونوں میں پڑتا ہے مار کے انا اپنی

عشق کے لیے یہ تو قربانی کی ابھی ابتدا ہے
میرے دوست خوب سوچ سمجھ کر عشق کرنا ہے

ساتھ جس کا ہو جائے فناء وہ عشق جھوٹا ہے
عشق کیا ہے یہ راز کچھ اس طرح ہے

عشق تو باری تعالٰی کی ذات کا دیدار ملنا ہے
تیری دنیا و آخرت نے جس عشق سے بننا

وہ عشق وہی ہے جو رب ذوالجلال سے کرنا ہے

یہ عشق کیا ہے ہر کسی کو کیا پتا ہے

روگ جس کو لگے یہ بس اسی کی کتھا ہے

سنانے والے تو سناتے ہیں عشق کہانیاں

پتا اس کو لگتا ہے دل جس کا جلتا ہے

عشق کو ان لوگوں نے بدنام کر دیا ہے

عشق کا نام عشق مجازی رکھ دیا ہے

سمجھے اگر عشق کی حقیقت کو تو

فرشتوں سے بہت آگے تیرا مقام کر دیا ہے

عشق نہ آگ میں جلنا، نہ دریا پر چلنا ہے

عشق تو اپنے باطن کا تزکیہ کرنا ہے

یہ عشق ہر زندہ دل کا نور ہے

رب کی معرفت کا خاص ظہور ہے

چاہتے ہو اس عشق کو پانا اگر

گرانا اپنے آپ کو اللہ کے حضور ہے

تعلق بناؤ ان سے جن کو ملا یہ سرور ہے

دل میں موجود جن کے پہلے سے یہ نور ہے

اللہ نے داڑھی کو مرد کے چہرے کا حسن بنایا ہے

یہ ایسا عمل ہے جس کو ہر نبی نے اپنایا ہے

نبی کی محبت اب ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے

ہمارے پیارے نبی نے اس کو بڑھانے کا فرمایا ہے

تیرے عشق میں ڈوبنے کا نظارہ مل جائے

تیری محبت میں جینے کا اشارہ مل جائے
میری ہر سانس کرتی ہے دعا یا رب
مجھے تیری معرفت کا کنارہ مل جائے
تیرے قرب کی لذتوں کے کہاں ہیں قابل
بس اس قرب کا اک ذرہ مل جائے
انگلی کٹا کے شامل ہو جاؤں شہیدوں میں
اگر تیرے فضل کا دروازہ مل جائے
تیرے عاشقوں سے محبت کرتا ہوں
انہی کے ساتھ ہونے کا پروانہ مل جائے
زبان سے باتیں کرنا آتی ہیں بہت
دل سے عمل کرنے کا ارادہ مل جائے
قرآن پڑھنے والے کم نہیں دنیا میں
کاش دور قرآنی کا زمانہ مل جائے
دنیا تو بہت عطا کی ہے میرے اللہ
اب آخرت کا بھی کچھ غلبہ مل جائے

جو لمحے تیری یاد کے بغیر گزرے
ان لمحوں پر توبہ کا کرشمہ مل جائے

محبت وچ آزمائے جاندے نے

بار بار او رلائے جاندے نے
شکوہ نہ فیر وی زباں تے آئے
تاں جا کے اپنے بنائے جاندے نے

عشق دے رنگ ہزار

دل ہوندا اے ایدا بازار
ہائے اوئے ربا میں کی کراں
مینوں کرنا اے تیرے نال پیار

تو جدوں مل جانا اے اک وار
پھر کسی ہور دا نہیں رہندا انتظار
دل دی ہوندی اے بس اے ہی پکار
مینوں کرنا اے تیرے نال پیار

چنگے ویلے دے ساتھی ہزار
مشکل ویلے دا تو ہی اک یار
کیوں نہ فیر دل بولے بار بار
مینوں کرنا اے تیرے نال پیار

کوئی وی ایتھے نہیں اے وفادار
قبر دے مٹی پاندے نے بار بار
اوتھے وی تیری یاد دا خمار
مینوں کرنا اے تیرے نال پیار

او دن وی آنا اے ضرور
تیری ملاقات دا ملنا اے سرور
تینوں ملن دا اے پورا اعتبار
مینوں کرنا اے تیرے نال پیار

عشق عشق کرتا ہے یہ دیوانہ

لوگ جیسے کہتے ہیں پروانہ
عشق کی شمع پر جو جل جائے
اللہ ایسے سچے عاشق سے ملوانا

لوگ پریشان ہیں آخر عشق ہے کیا
کچھ پتا چلے یہ راز ہے کیا
باتیں سنوں اور مسکراؤں میں
چپ رہوں اور کیا بتاؤں میں

عاشق کو کیا معلوم بولنے کا فن
معشوق کا حال تو دل سنائے گا
سنتا ہے جس کو ہر چرند، پرند
اے غافل تو اس کو نہیں سن پائے گا

اللہ تو خوب جانتا ہے کائنات کے راز
میں کیا بتاؤں میری کیا بساط
سمجھ میں آیا جو عشق مجھ کو
وہ عشق تو ہے بس تیری تلاش

یہ عشق آخر کیا بلا ہے

سمجھ نہیں آتی یہ کیا وبا ہے
اب ان کو کیسے سمجھائے کوئی
عشق تو رب کو پانے کی تمنا ہے

عشق کوڑے لگواتا ہے

عشق سولی چڑھواتا ہے
عشق حکومت دلواتا ہے
عشق مجنوں بناتا ہے

عشق دل کو تڑپاتا ہے
عشق پاگل بھی بناتا ہے
عشق ٹھہرنے نہیں دیتا
عشق اللہ سے جا ملواتا ہے

عشق نے پہلے بھی آزمایا ہے
عشق اب بھی آزماتا ہے
عشق میں جس کو مزہ آتا ہے
عشق اس کو خوب ستاتا ہے

عشق کہنے والے بہت ہیں
عشق کو کوئی کم ہی پاتا ہے
عشق کا سرور ملتا ہے دنیا میں
عشق کا بدلہ آخرت میں دیا جاتا ہے

عشق تو ایسی ہی چیز ہے
عشق محبوب پانے کا تعویذ ہے
عشق کو پہنا جس نے بھی
عشق اس کو اندر سے رلاتا ہے

عشق کو نہ کر بدنام تو
عشق کو نہ دے کوئی نام تو
عشق تو اپنے یار کو مناتا ہے
عشق تو بس رب کو پاتا ہے

عشق کی اب یہی تمنا ہے

نبی کی سنت پہ چلنا ہے
یہ کوئی کھیل تماشا نہیں
اللہ کی محبت میں مرنا ہے
عشق میں ہوش کا کام نہیں
مگر شریعت سے باہر نہ نکلنا ہے
عشق سے اگر رب کو پانا ہے
ضبط سے عشق کو چھپانا ہے
عشق تو محبوب پہ مرنا ہے
نام سے عاشق کو کیا کرنا ہے
بوجھو کہ عاشق کی کیا تمنا ہے
میرے اللہ تیرا دیدار کرنا ہے

عاشق تو معشوق کے دیدار کا انتظار کرے گا

کسی اور خواہش سے کوئی سروکار نہ رکھے گا

اب جو بھی کرے گا معشوق کے لیے کرے گا

معشوق کی ہر چاہت کو اپنی چاہت بنا لے گا

عشق مجازی میں بھی اگر یہ تاثیر ہے میرے دوست

تو پھر رب کائنات کے عشق میں کیا کیا نہ کرے گا

اللہ کے عشق کے رستے پر چلنے کے لیے عاشق

رستے کی مشکلوں سے بچنے کے اسباب کرے گا

اسلام کے بنیادی عقائد سیکھے گا اور شریعت اپنائے گا

نبی کی سنتوں کو تمغے کی طرح سینے پہ سجائے گا

عشق کے رستے کی باریکیوں کو سمجھنے کے لیے

کسی اللہ والے کی صحبت میں ضرور وقت لگائے گا

تمام منزلیں طے کر کے اگر مقام احسان پائے گا

پھر اللہ سے ملاقات کیے بغیر چین نہیں آئے گا

ہر عاشق کے عشق کی ایک انتہا ہے

ہر کسی کا معشوق سے اظہار جدا ہے

کچھ کرتے ہیں عشق کھل کھلا کر

کچھ کا عشق چھپانے میں رکھا ہے

کچھ کرتے ہیں عشق میں فرمائشیں بہت

کچھ کا عشق آزمائشوں میں چھپا ہے

کچھ ہوتے ہیں عشق میں ضدی بہت

کچھ کا عشق تو ناز میں چھلکتا ہے

عشق کے گلدستے کے پھول ہیں سچے عاشق

ہر پھول ہے خوبصورت مگر رنگ جدا ہے

دعا ہے میرے رب تجھ سے اب میری

عافیت سے ایک پھول مجھ کو بھی بننا ہے

داستان عشق دھرانے کی ضرورت نہیں

اس کو سنانے کی ضرورت نہیں
دل پر بیتے جو عاشق کے
اس کو دکھانے کی ضرورت نہیں
دل کی زباں کو جو نہ سمجھے
اس کو بتانے کی ضرورت نہیں
جو بھی ڈوبا عشق خدا میں
اس کو بچانے کی ضرورت نہیں
عشق کی باتوں سے جو پریشان ہو
اس کو سمجھانے کی ضرورت نہیں

عشق حقیقی کی اصل منزل کیا ہے

دنیا میں جیتے ہوئے مرنے کی تمنا ہے

مر کے جب جائے گا دنیا سے کوئی بھی

قبر کی تنہائی میں حساب کتاب ہونا ہے

فرشتے پہنچیں گے اور پوچھیں گے سوال وہاں

بول دنیا میں رب کس کو مان کے آیا ہے

اوروں کا تو پتا نہیں مگر عاشق نے مسکرانا ہے

اللہ سے محبت کا ترانا ان کو سنانا ہے

پوچھیں گے پھر سوال وہ نبی کے بارے میں

ختم نبوت کا سپاہی ہوں عاشق نے اتنا بتانا ہے

سوال سے پہلے ہی سوال والے جان لیں گے

ارے یہ عاشق تو اسلام پہ چلنے والا ہے

کاش فرشتے مجھ سے قبر میں یہ کہیں کامران

اللہ کے دیدار کا وقت بھی اب تجھ پر آنا ہے

عاشق کو اپنے عشق کو چھپانا چاہیے

جب ضرورت ہو تو پھر دکھانا چاہیے

عشق تو عاشق کے عمل سے ظاہر ہوتا ہے

عاشق کو زبان سے بھی کبھی بتانا چاہیے

بھٹکتے ہیں کئی عاشق صحراؤں بیابانوں میں

محبوب کو پالیں تو پھر واپس آنا چاہیے

کچھ طالب بظاہر مصروف ہیں دنیا میں

ان عاشقوں کا بھی کچھ انتظام ہونا چاہیے

اپنی انا کو عشق کا رنگ نہ سمجھ کامران

شریعت پر اپنی منشا کو قربان کرنا چاہیے

دنیا میں آئے ہو تو اللہ کو راضی کر لو

اپنے آپ کو پانچ وقت کا نمازی کر لو

باپ دادا کیا تھے چھوڑو اس بات کو

کچھ خود بھی اپنی کردار سازی کر لو

ہر ایک نے جانا ہے اپنی اپنی قبر میں

زندگی میں ہی آخرت کی تیاری کر لو

بڑھاپا آ جاتا ہے مگر عشق سمجھ نہیں آتا

عشق سمجھنا ہے تو اللہ کے ماسوا کی نفی کر لو

اپنی انا کے خول سے باہر نکل اب

رسم و رواج پر مقدم سنت نبی کر لو

عشق بے پرواہ جان جاوے تے جاوے

محبوب دا در نہ چھڈے پاویں کنا وی رلاوے

جے اک واری یار دل وچ سماوے

فیر کوئی ہور کیویں دل وچ آوے

میں عشق اس ذات نال کرنا اے

ہر شئے اپنی قدرت دا شاہکار بناوے

جیدی چاکری وچ ایہو جیی چس آوے

دنیا تے دنیا او آخرت وی میری سنوارے

عشق او ہی سچا اے جیڑا رب نال ہووے

او عشق لبھے تے منا کمال ہووے

عشق کرنے والوں کا امتحان عجیب ہوتا ہے

خوشی خوشی رونے کا اطمینان عجیب ہوتا ہے

کبھی سیدھا کبھی الٹا پھر سیدھا کیا جاتا ہے

عشق میں اللہ پر ایمان عجیب ہوتا ہے

خوب تڑپایا جاتا ہے اپنی یاد میں یہ دستور ہے

عشق کرنے والوں کا میزان عجیب ہوتا ہے

عاشق سے معشوق ہونے کا سفر طے کرنے کے لیے

راستہ بڑا طویل اور طوفان عجیب ہوتا ہے

کامران تم انتہائے عشق کی بات کرتے ہو

یہاں تو ابتداء عشق کا تاوان عجیب ہوتا ہے

عشق میرے تجھ کو مجھے بتانا ہے

اس راز سے اب پردہ اٹھانا ہے

میں تیرے نخرے اٹھاتا ہوں دن رات

تیرا کام بھر بھی مجھے کیوں تڑپانا ہے

تو کہتا ہے تاب نہ لا سکوں گا تیری

بچا کیا ہے جس کو اب بچانا ہے

جانے دے جانے دے اور کتنا ستانا ہے

مجھے تو نے اب اور کتنا رلانا ہے

حقیقت عشق کھول نہ روک مجھے اب

محبوب کی تجلیوں میں مجھے کھو جانا ہے

اللہ اپنے بندے کامران کو معاف کر دے

جانتا ہے جلد بازی سے کام نہیں ہونا ہے

میری باتوں سے تم خفا نہ ہونا

جانتے ہو یہ عشق ہے نہ کہ کوئی کھلونا

عشق کرنا آسان ہرگز نہیں ہے

دیکھا ہے پہلوانوں کا پتا پانی ہونا

عشق کی منزلوں کا حال کیا بتاؤں

کسی میں ہے ہنسنا تو کسی میں رونا

عشق کا کام ہے دائرے میں گھمانا

تھکا تھکا کے تھوڑا سا آگے لے جانا

مرضی ہو تو چلو رستے پر مگر بھولنا نہی

پھولوں کی سیج نہیں یہ ہے کانٹوں کا یارانہ

جہاں بڑے بڑوں کی امید ٹوٹ جائے

یہی تو ہے عشق کے امتحان کا پیمانہ

اک بات خوب غور سے سن میری

عاشق ہو تو پھر اپنی مرضی کو بھول جانا

عشق کے اظہار کا طریقہ ہے اپنا اپنا

اظہار محبت میں تو شریعت کو لبادہ بنانا

بھٹک جاتے ہیں لوگ اکثر منزل کی تلاش میں

پہنچنا ہو جو منزل پر تو رستے سے دل نہ لگانا

تواضع و عاجزی کچل سکتی ہے تیرے دشمن کو

اس زادراہ کو سفر میں ساتھ لے کر جانا

رستے میں ہو گا سامنا تکلیفوں پریشانیوں کا

ضروری ہے کسی رہبر کی رہنمائی میں جانا

یقین رکھو کہ ملے گی منزل اک دن

سچوں کا جو ہو ساتھ تو پھر کیا گھبرانا

الہی اب بنا مجھ کو دریا کہ سمندر میں گم ہو جاؤں

اللہ پھر تیری ذات کے اسرار میں گم ہو جاؤں
تیرے نبی موسی نے کی تھی خواہش دیکھنے کی
پھر میں کیسے دیکھوں بس انتظار میں گم ہو جاؤں
لوگ کرتے ہیں چاک گریباں عشق میں تیرے
چرچا نہ ہو میرا مگر اقرار میں گم ہو جاؤں
تیرے بندے دعا کرتے ہیں میرے لیے
دعاؤں کی لاج رکھ کہ حصار میں گم ہو جاؤں
دیکھنے میں رہوں دنیا میں مگر دل تجھ سے جڑا ہو
مر کے تیرے پاس آؤں تو دیدار میں گم ہو جاؤں

عشق تے سر چڑھ کے بولدا اے

عشق ہر ٹائم عاشق نوں تولدا اے
عشق تے دلاں دے راز پھولدا اے
عشق اللہ دے در تے سر پھوڑدا اے

شمع ہوں نہ میں پروانہ ہوں

اللہ تیرے نام کا دیوانہ ہوں
تیری محبت میں چھپے خزانے کو
پانے کی جستجو کا مستانہ ہوں

تیرا عشق نہ ملا تو کیا دیوانے کا ارمان ہی سہی

خواب پورا نہ ہوا تو کیا مستانے کا ارمان ہی سہی

وہ بڑے خاص لوگ تھے ملا جن کو تیرا عشق

احسان پر نہ پہنچا تو کیا بیگانے کا ارمان ہی سہی

تیرے راز کو پانے کی خواہش کی ہے میں نے

راز نہ کھلا تو کیا یارانے کا ارمان ہی سہی

اب تو داڑھی بھی سفید ہو رہی ہے میری

نفس کش نہ بنا تو کیا سدھانے کا ارمان ہی سہی

میرے اللہ تیرا بندہ بننا چاہتا ہے کامران

بندگی نہ کر سکا تو کیا پہچاننے کا ارمان ہی سہی

تیری یاد کو دل میں کیسے بساؤں اللہ

دل کے نازک تار کو کیسے ہلاؤں اللہ
دل کے آئینے کو کیسے دھلاؤں اللہ
اس کی مکمل صفائی کیسے کرواؤں اللہ
ہر اک دھڑکن کو کیسے سمجھاؤں اللہ
تیرا ہے اک خالق کیسے بتاؤں اللہ
دل کی خواہشات کو کیسے دباؤں اللہ
نفس کو تیرے تابع کیسے بناؤں اللہ
دل پر تیرے نام کی ضرب کیسے لگاؤں اللہ
دل شریر کو مطمئنہ کیسے بناؤں اللہ
دل میں ہے غیر جان کیسے چھڑاؤں اللہ
میں تیرے نام کی سند کیسے پاؤں اللہ
ہوں بڑا بے بس کیسے مناؤں اللہ
حل اک ہے تیرے در پہ سر جھکاؤں اللہ

بے خودی کے سمندر کی گہرائی کا کیا کہنا

غوطہ لگا کے نکال لے اپنے حصے کا گہنا
ہر کسی کو نصیب کہاں رسائی یہاں تک
اس کے اِذْن سے ملتا ہے لیکن تجھ کو ہے مٹنا
عشق میں لوگ لٹ کر واپس مڑ جاتے ہیں
ان کو کیا پتا کہ منزل کا سراغ ہے لٹنا
جب تیرے اپنے بھی تیرا ساتھ چھوڑ جائیں
یہ نشانی ہے کہ پورا ہونے والا ہے تیرا سپنا
تیری منزل تجھ سے اب بہت دور نہیں
وہ ذات دور کرے گی رستے کا ہر رخنہ

حقیقت عشق تم مجھ کو بتاتے ہو کیا

یہ تو محسوس ہو جاتی ہے سناتے ہو کیا

یہ دل انسان کے وجود کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے

اس دل کے علاوہ بھی اللہ کو پاتے ہو کیا

اگر محسوس کرو دل میں اللہ کے ہونے کا احساس

حقیقت عشق کی ابھی تو ابتدا ہے مسکراتے ہو کیا

ایسے لوگ ہیں موجود پیے ہوئے سمندروں کو

تم اس ذرا سی بات پہ مستی دکھاتے ہو کیا

اگر کچھ ملا ہے تجھ کو تو سنبھل اور آگے چل

اسی کو منزل سمجھ کر نادان رکتے ہو کیا

اللہ کے دیدار کی منزل پر بس تیری نظر رہے

کچھ اور دیکھنے میں وقت ضائع کرتے ہو کیا

حقیقت عشق جس کسی نے بھی ہے پائی

مال و دولت کی ہوس سے اس نے جان چھڑائی

سمجھتی رہی جس کو خلق خدا دنیا کی رسوائی

اسی عشق میں ڈوب کر اللہ کی ذات ہے پائی

رکاوٹیں آتی ہیں منزل تک پہنچنے سے پہلے

رکاوٹوں کو توڑ ڈالے وہی ہے بس تیرا شیدائی

لوگ ڈراتے ہیں بھوک و افلاس سے عاشق کو

عاشق کے لیے تو ہیں یہ سب اب ہرجائی

تجھ کو کیا پتا کہ رکھتے ہیں تصرف خزانوں پر

یہ فقیری تو اختیاری ہے فقیروں نے جو پائی

جو مزہ تجھ سے بھیک مانگنے میں ہے میرے اللہ

اس مزے کے آگے کیا ہے بادشاہوں کی بادشاہی

مجوب سے مجذوب سے محبوب بننا ہے

اللہ کے فضل سے یہ مقام ملتا ہے اگر ملنا ہے

یہ راز جو تجھ کو کتابوں سے نہیں ملا ہے

وہ راز تو ولیوں کے دل کی کتاب میں چھپا ہے

رہے تو جتنا بھی ذکر و فکر کی مستی میں ڈوبا

نبی کے طریقے پر چلے بغیر وہ کسی کو نہ ملا ہے

تیرا تصور عشق، تصرف سب دھرے رہ جائیں گے

توحید میں غرق ہو کے اگر ذات سے نہیں ملا ہے

اللہ تیری صفات سے تجھ کو پہچانا ہے

صفات سے ہوتے ہوئے اب ذات تک جانا ہے

مانگتا ہوں بے شرمی سے یہ میری خطا ہے

عطا کرے عافیت سے یہ میرے رب کی ادا ہے

عشق خاک میں مل جانا ہے

عشق اپنی ذات کو مٹانا ہے
عشق میں لٹ کے سمجھ آتی ہے
عشق رب کے آگے جھک جانا ہے

عشق نفس کو توڑنا ہے شیطان کا سر پھوڑنا ہے

عشق دنیا سے بے پرواہ ہو کے اللہ سے تعلق جوڑنا ہے
عشق میں دل دھڑکتا ہے جان پہ بھی بنتی ہے
عشق نے تو عاشق کو ہر لحاظ سے تولنا ہے

کیسے کہہ دوں عشق کا مجھ کو شوق ملا ہے

مجھے تو عشق کا نہ کوئی ذوق ملا ہے

پھر بھی میرا یہ دل کیوں تڑپتا ہے

اللہ تیرے دیدار کو آخر اتنا کیوں مچلتا ہے

یہ کیسا روگ ہے جو سمجھ نہیں آ رہا ہے

دل کے سمندر میں مگر طوفان لا رہا ہے

اگر یہ عشق ہے اور مجھے یونہی تڑپنا ہے

تو سن، مجھے بھی تیرا دیدار کرنا ہے

یہ دل جلا دل کی بات زبان پہ لے آتا ہے

رحمان معاف کر دینا کہ تو سب کا داتا ہے

تیرے عاشقوں سے محبت تو کر سکتا ہے

خود عاشق نہ سہی تو کیا تمنا تو کر سکتا ہے

تو چاہے تو عافیت سے دروازہ کھل سکتا ہے

تیری معرفت کا جام مجھے بھی مل سکتا ہے

تیرا یہ بندہ تیری رحمت کی دہائی دیتا ہے

میرے اللہ تیری رحمت کی آس پہ جیتا ہے

اللہ عشق میرا مجھ سے اب اظہار مانگتا ہے

بڑا بے ادب ہے تیرے فضل کا شمار مانگتا ہے

تیرا فضل ہوا مجھ پر بے حساب میرے اللہ

کیا کروں اس دل کا کہ مزید اور مانگتا ہے

میری سانسیں تیری یاد سے ہو جائیں منور

مگر عشق تیری یاد کا مجسم شاہکار مانگتا ہے

میرا اختیار نہ عشق پر نہ تیرے فیصلوں میں کوئی

ایسی بے بسی میں بھی دل تیرا دیدار مانگتا ہے

میں تجھ سے اور کیا مانگوں میرے محبوب

بس تیرے محبوب کا صدقہ یہ گنہگار مانگتا ہے

اللہ تیری یاد کے بغیر تجھ سے دوستانہ نہیں لگتا

دوستی کی چاہت ہے مگر دل ایسا مخلصانہ نہیں لگتا

تیرے رازوں کو کس طرح سمجھ سکوں گا میں

یہ دل میرا تو مجھ کو ایسا عارفانہ نہیں لگتا

ایسا بھی نہیں کہ تجھ کو بھول چکا ہوں میں

ہو تیری یاد میں مگن یہ دل ایسا زاہدانہ نہیں لگتا

تجھ سے جو چاہوں تو ویسا ہی کر دے

یہ دل ابھی تک مجھے ایسا معشوقانہ نہیں لگتا

تیری دوستی پانے کے لیے سودا کرنا پڑتا ہے

میرے ناسمجھ دل تو مجھے ایسا تاجرانہ نہیں لگتا

تیرے حقوق تیری منشا کے مطابق ادا نہیں کر رہا

حقوق العباد میں دل ایسا غاصبانہ نہیں لگتا

ہونا تو یہ چاہیے کہ صبر کروں تکلیفوں میں

اس دل کو سمجھاتا ہوں مگر ایسا مودبانہ نہیں لگتا

تیرے نیک بندوں کی صحبت کا اثر ہوتا ہے ضرور

دل کا زنگ اترا ہے مگر ابھی ایسا صوفیانہ نہیں لگتا

تجھ سے رازو نیاز کی باتیں ہوں میری بھی
ابھی تک تو میرا دل ایسا محبوبانہ نہیں لگتا
مانا کہ بڑی کوتاہیاں ہیں مجھ میں مگر
تجھ سے نہ لگ سکے یہ دل ایسا کافرانہ نہیں لگتا
بس ایک بات کا شدت سے یقین ہے مجھے
ملے گا تیرے در سے چاہے دل ایسا فقیرانہ نہیں لگتا

اللہ سے عشق کا دعوٰی کرتا ہے

ابھی مرنا ہو تو کیا مر سکتا ہے
سنی ہے بات بزرگوں سے میں نے
عشق میں دیدار کو دل مچلتا ہے

عشق اللہ و رسول سے یارانے کی بات کرتا ہے

چڑھا کے سولی پر مسکرانے کی بات کرتا ہے
عشق کے رازوں کو سمجھنا کوئی کھیل نہیں
پردے اٹھا کر صبر آزمانے کی بات کرتا ہے
عشق دیکھتا ہے تماشا عاشق کے مٹ جانے کا
تب جا کے محبوب سے ملوانے کی بات کرتا ہے

نجات اسی میں ہے کہ تیری بندگی کرتا رہوں

تو جو چاہے میرے لیے اسی میں خوش رہوں
قرب قیامت کے ہیں آثار کہ فتنے ہیں جا بجا
اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہوں

یہ دل ہے عشق کے پھول کی کیاری

بڑی محنت سے ہوتی ہے اس کی آبیاری

اُس دل کی کیفیت کو کروں بیان کیسے

جہاں ہر دھڑکن پہ ہے تیری محبت طاری

عشق کی راہ پہ چلنے کا مقصد اتنا ہے

کہ محبوب سے ہو جائے میری بھی یاری

اک اک لمحہ تیرے دیدار کے انتظار میں

کرتے رہتے ہیں تیرے عاشق آہ و زاری

اپنی مراد کو وہ ضرور پا لے گا اک دن

شہ کون و مکاں ہو جائیں جس کے والی

تیری یاد میرے دل میں بس جائے

ایسا اک دن اب مجھ پر بھی آئے
عشق کے راز جاننے کی جستجو میں
کوئی اپنی نظروں سے مجھے پلائے
حسرت میری وہ تیری دوستی کے لیے
غم بنے اور مجھ کو اندر سے جلائے
میری یہ پیاس ختم ہو سکتی ہے
اگر اپنی ذات کے چشمے سے پلائے
زندگی ہے موت کی راہ میں حائل
وہ تو سامنے بٹھا کر دیدار کرائے

تیری محبت میں مجھے موت آئے یہ تمنا ہے

زندگی تیرے رستے میں گزر جائے یہ تمنا ہے

روز بروز قیامت سے نزدیک ہو رہے ہیں

مجھ پر رہیں تیرے فضل کے سائے یہ تمنا ہے

حق بات میں ملاوٹ کر کے پیش کر رہے ہیں

سمجھ قرآن و سنت سے مطابقت پائے یہ تمنا ہے

گمراہیاں پھیلیں ہیں جابجا مگر مجھ کو تو

اپنے نبی کے طریقے پر چلائے یہ تمنا ہے

کوئی بھی ہو اگر کہے دین میں نئ بات

اس کی تاویلوں کا اثر مجھے نہ لبھائے یہ تمنا ہے

اک جماعت ہمیشہ رہے گی حق پر قیامت تک

اس جماعت سے مجھ کو بھی ملائے یہ تمنا ہے

سچ بولنا جرم ہے اور نوچ کر کھا جاتے ہیں

اللہ عافیت سے میرے قدم جمائے یہ تمنا ہے

اپنے لیے ہی نہیں نسلوں کے لیے بھی مانگتا ہوں

جنت میں بھی ساتھ کا مزہ آئے یہ تمنا ہے

اللہ دی ذات، صفات، عبادات وچ شرک نہ کر ایمان بچا

ہر قسم دے شرک توں اپنے آپ نوں ہر حال وچ بچا

سچیاں نوں لب کہ اوناں دی صحبت بڑی اُچی چیز اے

اوناں دی صحبت وچ شرک توں دامن بچان دی توفیق اے

پہلی قوماں نوں گمراہ کیتا بڑے طریقے نال شیطان نے

اللہ والیاں دے مرن توں بعد مجسمے بنوائے شیطان نے

دو چار نسلاں بعد اللہ دی عبادت نوں چھڈ بیٹھے سن

اپنا مجسمیاں نوں ہی بس اپنا رب من بیٹھے سن

شیطان تے انج ہی کردا اے بُرے کم نوں اچھا وکھاندا اے

ہولی ہولی بندے نوں پھسلا کے دوزخ ول لیاندا اے

او اللہ دے بندو دھیان کرو اور بچو اس دی چالاں توں

دین اسلام نوں سمجھو اور اللہ دی پناہ منگو شیطاناں توں

اک گل خوب سمجھ لے پاویں کڈا وی وڈا بندا ہویں

بچنا توں تاں ہی اے جے رب کولوں ڈردا ہویں

تمام جہاناں دے رب نال پیار کیوں نہیں کردا

اللہ دے یاراں دا اعتبار کیوں نہیں کردا

اینج دین توں دور ہو کے کامیابی نہیں ملدی

اپنے رب نال تعلق استوار کیوں نہیں کردا

منیا کہ تینوں مولویاں نال بڑے گلے شکوے نیں

نبی دی تعلیمات تے انحصار کیوں نہیں کردا

کی چھوٹے چھوٹے اشکالاں وچ پیا ہویاں اے

شیطان توں بیزاری دا اظہار کیوں نہیں کردا

آج وی رب اوہی اے جیڑا پہلیاں دا رب سی

وعدے ہون وی اوہی نے انتظار کیوں نہیں کردا

اللہ تیری چاہت میں جینا ہے

تیری محبت کا جام پینا ہے
یہ تو کہتے ہیں سب مگر
اب چاک گریباں کو سینا ہے
دنیا کے سفر میں انسان سے
شیطان کو شدید کینہ ہے
اس دنیا میں رہ کر مجھے
پتھر سے بننا اب نگینہ ہے
میرا کام ہے کوشش کرنا
بندگی کا بس یہی قرینہ ہے

تیاری کر اے مسلمان تو اپنے عشق کو آزمانے کے لیے

تجھ کو ڈھال بننا ہو گا مسلمانوں کی آبرو بچانے کے لیے

ظاہر کرتے ہیں خود کو مسلمان، خدا جانے دل میں کیا چھپا ہے

کچھ تو تیاری کر ان کالی بھیڑوں کو پہچاننے کے لیے

اغیار سے کیا گلہ وہ تو دشمن ہیں ازل سے ہمارے

اللہ سے عقل سلیم مانگو اپنی صفوں سے دشمن کو نکالنے کے لیے

دین کے سب کام ہمارے کام ہیں جس کو بھی کوئی کرتا رہے

آؤ سیسہ پلائی دیوار بنیں اپنے ایمان کو بچانے کے لیے

بہت ہو چکا اپنی بیٹھکوں میں برائی کو برائی کہنا

اب میدان میں نکلنا ہو گا ان برائیوں کو مٹانے کے لیے

منافقین نے محنت کی، حاوی ہو چکے طاقت کے ستونوں پر

اللہ اللہ کیا بیٹھ کر اب اٹھ طاقت میں توازن لانے کے لیے

اللہ کی منشا کو پہچان اور جدوجہد کر دین مصطفیٰ کے لیے

مسلمان کا ہر عمل ہے عبادت جو ہو رب کی رضا پانے کے لیے

خانقاہیں، خانقاہیں مدارس، مدارس نہ رہے اللہ یہ کیا ہو گیا

نااہل لوگ نظام پر چھا گئے اللہ یہ کیا ہو گیا

اہل لوگ حیران ہیں پریشان ہیں یہ سب دیکھ کر

مگر کچھ نہیں کر پا رہے اللہ یہ کیا ہو گیا

لوگ مارے مارے پھرتے ہیں، کوئی ولی اللہ نہیں ملتا

کیوں تیرے ولیوں کو نہیں پہچانتے اللہ یہ کیا ہو گیا

جن لوگوں کو ضرورت ہے خود اپنی اصلاح کی

وہ اوروں کی اصلاح کر رہے اللہ یہ کیا ہو گیا

جھوٹے جھوٹ بولتے ہیں خوب زور و شور سے

سچے کیوں سچ نہیں بولتے اللہ یہ کیا ہو گیا

تیرا خاموش رہنا اب مصلحت نہیں یہ تو گناہ ہے

سب تباہ ہو گیا تو پھر کہو گے اللہ یہ کیا ہو گیا

تیرے دین پر چلنا کتنا مشکل ہو گیا

اس دنیا میں جینا کتنا مشکل ہو گیا

میرے ارد گرد ہیں سبھی مسلمان مگر

اللہ، رسول کی بات کرنا کتنا مشکل ہو گیا

کیا عوام کیا خواص سب کو دنیا کی آرزو

تیری محبت میں مرنا کتنا مشکل ہو گیا

غیروں کا کیا شکوہ اپنے بھی خلاف ہو گئے

اپنی شناخت برقرار رکھنا کتنا مشکل ہو گیا

ہر طرف دین کے سوداگر خرید رہے ہیں

اپنے ایمان کو بچانا کتنا مشکل ہو گیا

جسم چھلنی ہے اور روح بھی زخمی ہے

ان تکلیفوں کو سہنا کتنا مشکل ہو گیا

اللہ اپنا فضل کر اور مجھ کو بچا لے

ورنہ تو میرا بچنا کتنا مشکل ہو گیا

عشق کی دیتا ہے کیوں دہائی اب تک

دل کی نہ کر سکا تو دھلائی اب تک

خود کو عاشق سمجھتا ہے تو پھر کیوں

اس کے نام پہ زندگی نہ لٹائی اب تک

عاشق تو ہر دم تیار رہتا ہے گردن کٹانے کو

اور تو نے تو اپنی گردن ہی بچائی اب تک

کیوں دست بردار نہیں ہوتا اپنے دعوے سے

زندگی ساری دنیا کمانے میں کھپائی اب تک

اللہ والوں کے پاس جاتا ہے اور دل میں کھوٹ

اوپر سے کہتا ہے کہ جان ہی تھکائی اب تک

کیا زر، زمین بنانے کے چکر میں پڑا ہے

دین چھوڑ کے دنیا کمانے کے چکر میں پڑا ہے

مانا کہ دنیا بھی ضروری ہے رہنے کے واسطے

دنیا کے لیے آخرت لٹانے کے چکر میں پڑا ہے

روز دیکھتا ہے جاتے ہوئے لوگوں کو دنیا سے

پھر بھی موت کو بھلانے کے چکر میں پڑا ہے

بڑا ناسمجھ ہے تو اور کیا میں کہوں

انجام سے بے خبر دھوکہ کھانے کے چکر میں پڑا ہے

اپنی زندگی کا محاسبہ کر ابھی وقت گزرا نہیں

کیوں غفلت میں موت آنے کے چکر میں پڑا ہے

میرے دوست دنیا پر اتنا اعتبار نہ کر

یا پھر اس کی بے وفائیوں کا شمار نہ کر

جب رشتے بھی ہونے لگیں نیلام سر بازار

پھر تو اپنوں کی جفاؤں کا اظہار نہ کر

دنیا میں بھیجا گیا ہے تجھے آخرت کے لیے

نبی کے رستے پر چل آخرت سنگسار نہ کر

جب کبھی نیکی کا کوئی موقع ہو میسر

فوری نیکی کر گزر قطعاً ادھار نہ کر

موت برحق ہے اک دن سب کو آنی ہے

اپنی قبر کو اپنے ہاتھوں سے مسمار نہ کر

اللہ میں تیرا دیا ہوا کھاتا ہوں

نغمے تیرے عشق کے سناتا ہوں
تجھ سے تیری رحمت مانگتا ہوں
میں گنہگار تیری مغفرت چاہتا ہوں

تیرے عشق کو میں سچا جانتا ہوں
تیرے محبوب کو محبوب مانتا ہوں
اسی محبوب کے صدقے مانگتا ہوں
کہ میں تیری رضا چاہتا ہوں

عشق کی باتیں جو بھی لکھتا ہوں
محض تیرے فضل سے لکھتا ہوں
لکھنے سے بڑھ کر کچھ مانگتا ہوں
میں تیرے عشق کا رنگ چاہتا ہوں

دل سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں
کاش تیرے عشق کو پہچانتا ہوں
ڈر لگتا ہے جب تیری محبت مانگتا ہوں
عافیت سے تیری محبت کا مزہ چاہتا ہوں

اللہ تجھ سے التجا ہی کر سکتا ہوں
تیری رحمت کی دعا کر سکتا ہوں
تیرے نبی کی شفاعت مانگتا ہوں
مرتے ہوئے ایمان پر مرنا چاہتا ہوں

حق بات تجھ کو بتاؤں کیا ہے

دنیا میں بندہ آخرت کے لیے آیا ہے

دیکھا دنیا میں سفر کر کے بھی

ہر جگہ ہی ظلمت کا سایہ ہے

کیسے بچوں ظلمت کے ماحول میں

اس بات نے بہت پریشان کروایا ہے

درست کر اپنے باطن کو اب تو

کہ سب کچھ اسی کا کیا کرایا ہے

جو باطن میں ہوگا وہی نظر آئے گا

اس دنیا کو اللہ نے ایسا بنایا ہے

قرآن میں رب نے خود بتایا ہے

دل کا اطمینان اپنے ذکر میں چھپایا ہے

پھاڑ دل میں ظلمت کے پردوں کو اب

ذکر کے نور سے اندھیرا دور بھگایا ہے

میں نادان تھا بھاگتا تھا ادھر اُدھر

تیرے ذکر نے شیطان سے بھی بچایا ہے

اللہ مجھے نیکیوں کی توفیق عطا کر
برائیوں سے بچا کر محفوظ کروا جو کمایا ہے

سینے میں ایک الاؤ جل رہا ہے

کچھ ہے جس سے دل ابل رہا ہے
اللہ تیرا دیدار کرنے کے لیے
میرا تو اب مرنے کو دل مچل رہا ہے

کایا کسی کی بھی پلٹ دیتا ہے

وہ رب ہے جو چاہے کر لیتا ہے

حسب نسب تو کام آنے والا نہیں

اللہ تو بندے کی طلب دیکھتا ہے

اللہ کے فضل کو کیا سمجھ سکے کوئی

وہ کس کو اپنا بنا لے کیا پتا چلتا ہے

میرے اللہ تیرے فضل کے کیا کہنے

جنت عطا کر کے پھر دیدار کروا دیتا ہے

رورو کے تجھے منانے کا زور لگاؤں گا

اللہ تجھے منانے کے لیے بچہ بن جاؤں گا

در پہ سوالی جھولیاں بھر کے لے جاتے ہیں

اس بات کو اب میں بھی آزماؤں گا

اپنی جبین کو رکھوں گا سجدے میں

بے قیمت ہوں مگر اپنی قیمت لگواؤں گا

کروں گا اپنے تمام گناہوں کا حساب اب

تیری رحمت سے سب معاف کرواؤں گا

تیرے در سے ملتا ہے ہر وقت بے حساب

اللہ تیرے دیدار کی درخواست کر جاؤں گا

کھڑے کھڑے مجھ کو وہ بات سنا گیا ہے

اللہ سے محبت کرنے کا وظیفہ بتا گیا ہے

کرنا اپنے دل کو ہر شرک سے آزاد ہے

لا الہ کے بول سے اس کو کرنا پاک ہے

دل جب پاک ہو جائے تو پھر اللہ آتا ہے

اب الا اللہ تجھ کو اللہ سے ملواتا ہے

یہ کوئی قصہ کہانی نہیں جو سنائی ہے

جس کو بھی رب ملا ان سب نے بتائی ہے

اللہ والوں کو دیکھ کر آہیں کیوں بھرتا ہے

ان جیسا بننے کا عمل دیکھ کتنا سادہ ہے

ارے سن تھوڑا رک اپنے دشمن کو پہچانتا ہے

اس کے وار بڑے سخت ہیں ان کو جانتا ہے

وہ نظر نہیں آتا چھپ کر وار کرتا ہے

نبی کے رستے سے ہٹانے کی سازش رچاتا ہے

دل میں تیرے وسوسوں کی گرہیں لگاتا ہے

تیرے نیک عملوں کو تجھی سے تباہ کرواتا ہے

دل کی روحانی بیماریاں ہیں کیا مانتا ہے

علاج کے لیے طبیب کی ضرورت ہے کیا جانتا ہے

روحانی بیماریوں کا بھی علاج ہوتا ہے

اللہ والوں کی صحبت سے کام ہوتا ہے

اگر تجھ کو بھی اپنا علاج کروانا ہے

کسی اللہ والے کی صحبت اختیار کر یہ بتانا ہے

آب حیات پی کر کیا کروں گا میں

اب اور جی کر کیا کروں گا میں

اگر دل تیری یاد میں مست نہیں

پھر ہونٹ سی کر کیا کروں گا میں

ہو جس میں خوف خدا وہ دل چاہیے

کرے جو رب سے وفا وہ دل چاہیے
ہر دھڑکن میں یاد خدا کی ہو گونج
اللہ تیرے دوستوں سا وہ دل چاہیے
جس دل میں تو آ جائے خلوت کے بعد
نفی اثبات میں ڈوبا وہ دل چاہیے
دکھی دلوں کے لیے پارس کا کام کرے
ہو جو بہتا دریا وہ دل چاہیے
مانگتا ہوں تجھ سے اور مانگتا رہوں گا
مجھے بھی وہ دل مولا وہ دل چاہیے

اس وطن کو ہمارے بزرگوں نے بنایا ہے

اس کی مٹی میں اپنے خون کو ملایا ہے

وطن حاصل کر کے آنکھوں میں خواب سجایا ہے

ایمان اور آزادی کی سلامتی کا درس سکھایا ہے

اپنی ذمہ داری کو انہوں نے کیا خوب نبھایا ہے

ذمہ داری کا بوجھ اب ہمارے کندھوں پر آیا ہے

اس ذمہ داری کو ہم نے نہیں نبھایا ہے

وطن عزیز کو دو ٹکروں میں تقسیم کروایا ہے

کچھ تو سوچو کیا کھویا کیا پایا ہے

یہ سب ہمارے عملوں کا کیا کرایا ہے

حالات کبھی ایسے خطرات سے آگے نہیں گئے

ملک چلانے والے اپنی ذات سے آگے نہیں گئے

پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں یہ معلوم ہے

ہم کیسی قوم ہیں اپنے مفادات سے آگے نہیں گئے

اپنے قصور دوسروں کے سر ڈالنے میں مہارت ہے

اتنے سرد ہیں کہ فرسودہ روایات سے آگے نہیں گئے

یہ ملک تو عطیہ خداوندی ہے اور مقصد کے لیے ملا ہے

ایک حصہ الگ بھی ہوا مگر صدمات سے آگے نہیں گئے

ہر کوئی اپنی بولی بول رہا ہے نگارخانے میں

اک عجب تماشا ہے خدشات سے آگے نہیں گئے

ساری فکر زبانی کلامی ہی ہے اور کیا

آج بھی ہم اپنے جذبات سے آگے نہیں گئے

آؤ تم کو سناؤں اپنی ایک بات

کیسے ہوئی اک اللہ والے سے ملاقات

آیا میں آسٹریلیا میں جب نیا نیا

مسائل تھے مسلمانوں میں جا بجا

ہر کوئی اپنی اپنی بات کرتا رہا

باتیں سن کر میں پریشان ہوتا رہا

حلال کیا حرام کیا کچھ سمجھ نہ آتی تھی

ایسے ایسے مسائل جن کا کبھی خیال نہ تھا

جس سے پوچھتا تھا کوئی مشورہ دے دیتا تھا

جو اچھا لگتا تھا اسی پر عمل کر لیتا تھا

دل پریشان تھا کہ میں کہاں آ گیا

کیا میں آزمائش کے گرداب میں آ گیا

اس پریشانی میں اللہ کو یاد کیا

اللہ نے میری فریاد کو فوری سن لیا

ایک عالم دین سے مسجد میں ملاقات ہو گئی

نرمی سے بولتے تھے یہ ادا مجھ کو بھا گئی

طبیعت میں ان کے انکساری تھی خوب

علم والے بھی مجھے لگے وہ خوب

ان کے علم سے میں سہم گیا تھا

کوئی بات کرتے ہوئے ڈر رہا تھا

ہمت کر کے مسائل پر بات میں نے کی

جواب میں بڑی اعتدال کی بات ان کی تھی

ان کی باتوں سے مجھ کو حوصلہ ہوا

پھر سے ملنے کی طلب اور بڑھنے لگی

اب دل منتظر رہتا ان کے بیان کا

درس حدیث اور درس قرآن کا

قربتیں ان سے کچھ اور بڑھنے لگیں

مسجد سے حجرے تک رسائی ہونے لگی

ان کے اخلاق نے دل میں گھر کر لیا

میرے دل کو اپنا گرویدہ کر لیا

اک دن ان سے ایسے ہی باتوں میں

اپنے دل کا حال بیان کر دیا

میرے دل کا حال سن کر انہوں نے
مجھے لفظ اللہ کے ذکر کا مشورہ دیا
میں نے سوچا اس سے کیا ہو گا
لیکن پھر بھی عمل کرنا شروع کر دیا
عجیب تاثیر اس ذکر کی میں نے دیکھی
میرے دل کی اداسی ختم ہونے لگی
ذکر تو پہلے بھی کیا کرتا تھا میں
مگر اس بار ذکر کی طاقت کچھ اور تھی
میں نے سوچا ان سے تذکرہ کروں
ذکر کی حقیقت کے راز کو جان لوں
میری بات سن کر وہ مسکرانے لگے
اپنے شیخ حضرت اشفاق احمد کی باتیں بتانے لگے
باتیں سنتے ہوئے یہ خیال مجھ کو آیا
کوئی ایسا مجھے بھی ملے گا میرے خدایا
دل نے زور سے جھٹکا دیا مجھ کو
سمجھ میں آئی بات، بندہ دیا ہے تجھ کو

سمجھ مجھ کو آ گئی کہ کرنا کیا ہے
حضرت شبیر احمد کو اپنا استاذ بنا لینا ہے
اس کے بعد تو جیسے زندگی بدل گئی
باطن کی حقیقت کھلنا شروع ہو گئی
اس فضل کے قابل تو نہیں تھا کامران
اللہ والوں کی صحبت مجھے مل گئی

شفیق ہے کریم ہے

میرا استاذ عظیم ہے
نفس کا علاج کرے
ایسا وہ حکیم ہے
میرے اشکال دور کرے
رکھتا عقل سلیم ہے
محبت الٰہی میں چُور
وہ باد نسیم ہے
پاکیزگی ان کی ایسی
لگتا وہ حطیم ہے
دیکھ کر اللہ یاد آئے
طبیعت بھی حلیم ہے
دل میں بسی ہوئی
ان کی تکریم ہے
ملنا چاہو گے اگر
آسٹریلیا میں مقیم ہے

میں بھی رند ہوں مجھے لے چلو میخانے

سنا ہے ساقی پلا رہا ہے بھر بھر کے پیمانے
میری زندگی کی یہ حسرت ابھی باقی ہے
شاید مجھے مل جائے جام عشق اے دیوانے
تیری نظر کرم ہو مجھ پر بھی اے ساقی
کھڑے ہیں قطار میں بن کے پروانے
ہاتھوں کو پھیلا کر اس انتظار میں ہوں
نہ جانے کب مل جائیں تیرے یارانے
مدہوشی میں ہوں یہ نشہ نہیں ہے
اب جام عشق پلا کے گاؤں تیرے ترانے

تیری یاد نے دل میں آگ بھڑکائی ہے

اب تو آ جا کہ تو نہ ہرگز ہرجائی ہے

مانا کہ دل کی خلوت شرط ہے تیری

دل کو اپنا بنا لے ورنہ تو رسوائی ہے

کہیں گے لوگ جھوٹا ہے سارا فسانہ

الزام آئے گا تو نے کی بے وفائی ہے

میں کھرا نہیں کھوٹا ہوں پھر بھی

جبیں ہمیشہ تیرے در پہ جھکائی ہے

مروں گا تیری چوکھٹ پہ سر پٹخ کر

تیرے در سے نہ جانے کی قسم کھائی ہے

نیچے زمین اوپر آسمان

سارے کا سارا یہ جہان
پیدا کیا تجھے اے انسان
محبت کا دینا ہوگا امتحان
راضی ہوا خالق کون و مکان
پھر بنائے گا جنت کا سلطان
جب دیدار ملے گا کامران
پھر مکمل ہوگا میرا دیوان

عشقِ جاناں میں جھوم رہا ہوں

اپنی ذات کے اندر گھوم رہا ہوں
مجھ پر تیری عنایت کا یہ اثر ہے
اللہ تیری یاد کو چوم رہا ہوں

پھس گئے منصور اندر نقطے دے

ذات دے ویکھ کے رنگ اولے

او آکھن اناالحق اناالحق

لوکی کہن باز آ جا بندے

جے ہوندے اودے پیر زندہ

وکھاندے انو فیر اپنے جلوے

پہنچ نکتے اندر عکس وکھاندے

ویکھ کے منصور دھوکا کھاندے

عروج دا پھر نزول ہوندا

نکتے توں پھر باہر آ جاندے

جھلیا پیر کامل اوہی ہوندا اے

توجہ دے نال جیڑا لا دے تھلے

خود کو بھلا کر دیکھیے

اللہ سے لو لگا کر دیکھیے
اس کی ذات میں گم ہو کر
اب تسبیح گھما کر دیکھیے
کتابوں سے سمجھ نہ آئے گی
اللہ ھو کا نعرہ لگا کر دیکھیے
فنا سے بقا کے سفر کے لیے
اپنی ذات کو لٹا کر دیکھیے
دنیا میں جنت دیکھنی ہے اگر
مدینہ منورہ جا کر دیکھیے

اللہ رسول سے محبت نبھانے کی بات کرتا ہے

میرا مرشد دلوں کو زندہ رکھنے کی بات کرتا ہے
دین کے مسائل تو علماء سے پوچھنے ہوں گے
میرا مرشد دین پر مکمل عمل کرنے کی بات کرتا ہے
شیطان کھلا دشمن ہے ہمارا یہ رب نے بتا دیا
میرا مرشد اس دشمنی کو یاد رکھنے کی بات کرتا ہے
دل کی دھڑکن اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جائے
میرا مرشد بھی یہی سکھانے کی بات کرتا ہے
اللہ کو دیکھ کر عبادت کی خواہش ہے اگر
میرا مرشد کیفیت حاصل کرنے کی بات کرتا ہے
لوگ سمجھتے نہیں طاقت سچوں کی صحبت کی
كُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ یہی بتانے کی بات کرتا ہے
تو جتنا بھی اللہ کا شکر ادا کرے کم ہے کامران
کہ تو اشعار میں سچ لکھنے کی بات کرتا ہے

سمجھ آئی بات مدت گزر جانے کے بعد

صبح ہوتی ہے رات گزر جانے کے بعد
کسی شئے کو دوام نہیں اس دنیا میں
حسرت باقی ہے وقت گزر جانے کے بعد
کمینوں کا ڈنکا بجنے لگا ہے زمانے میں
ایسا ہوا ہے مہلت گزر جانے کے بعد
یہ عمارت بھی بڑی شاندار ہو گی کبھی
سمجھ آئی کھنڈرات گزر جانے کے بعد
حالات بدلیں گے یہ امید نہ چھوڑنا کبھی
نرمی آئے گی شدت گزر جانے کے بعد

عشق میں آزادی کے ہر گز قائل ہم نہیں ہیں

تیرے در سے اٹھ جائیں وہ سائل ہم نہیں ہیں

چلانے والوں نے تیر چلائے ہیں زخم دیے ہیں

زخموں سے مر جائیں ایسے گھائل ہم نہیں ہیں

مانا کہ تیرا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے

مڑ کر تیری جانب ہوں جو مائل ہم نہیں ہیں

حرام کو حلال کر رہے ہیں آسانی کے نام پر

جن کو بہکا دیں یہ جھوٹے دلائل ہم نہیں ہیں

ان کٹھن رستوں سے گزر کر منزل ملے گی کامران

مایوسی جس کی راہ میں ہو حائل ہم نہیں ہیں

ایمان پہ زندگی کا اختتام ہوا

اللہ کے عاشق کا خوب انتظام ہوا

روح پہنچی سیدھی دربار خدا میں

اس کا وہاں کیا کیا اکرام ہوا

قبر کی گھاٹیاں تھی آسان اس پر

روز محشر بھی اس پر انعام ہوا

کھڑا تھا اکیلا رب کے سامنے

اور معاملہ اس کا خوش انجام ہوا

مست ہو گیا جنت میں بھی وہ دیوانہ

جب اللہ کے دیدار کا اہتمام ہوا

اس میں بیگانگی کی بات کیا ہے

اتنی حیرانگی کی بات کیا ہے

میں کھڑا ہوں ڈٹ کر طوفان میں

اس میں دیوانگی کی بات کیا ہے

حقیقت عشق کیوں بتانا چاہتے ہو

کوئی کھیل ہے جو دکھانا چاہتے ہو

یہ تو عاشقوں کے دل کا راز ہے

کیوں اس راز سے پردہ ہٹانا چاہتے ہو

تم بحمد الله

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شجرہ طیبہ

چشتیہ صابریہ قدوسیہ

نمبر	مشائخ کے نام	تاریخ وفات	مزار / قبر مبارک
۱	شبیر احمد (فیض یافتہ حضرت محمد اشفاق احمد رحمہ اللہ)	وفات حضرت محمد اشفاق احمد ۱۴۰۶ھ	کراچی ۔ پاکستان
۲	حضرت محمد یامین عثمانی (رحمہ اللہ)	۱۴۳۳ھ	کراچی ۔ پاکستان
۳	حضرت مولانا مطلوب الرحمٰن عثمانی (رحمہ اللہ)	۱۳۸۲ھ	کراچی ۔ پاکستان
۴	حضرت محمود حسن شیخ الہند (فیض یافتہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوھی اور حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہم اللہ)	وفات شیخ الہند ۱۳۳۸ھ وفات حضرت گنگوھی ۱۳۲۳ھ وفات حضرت نانوتوی ۱۲۹۷ھ	دیوبند ۔ انڈیا گنگوہ۔ انڈیا دیوبند ۔ انڈیا
۵	حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (رحمہ اللہ)	۱۳۱۷ھ	مکہ مکرمہ
۶	حضرت میانجی نور محمد (رحمہ اللہ)	۱۲۵۹ھ	لاھوری ۔نزد تھانہ بھون، انڈیا
۷	حضرت حاجی عبد الرحیم شہید (رحمہ اللہ)	۱۲۴۶ھ	پنجتار۔ پاکستان
۸	حضرت شاہ عبد الباری (رحمہ اللہ)	۱۲۲۶ھ	امروھہ۔انڈیا
۹	حضرت شاہ عبد الھادی (رحمہ اللہ)	۱۱۹۰ھ	امروھہ۔انڈیا
۱۰	حضرت شاہ عضد الدین (رحمہ اللہ)	۱۱۷۲ھ	امروھہ۔انڈیا
۱۱	حضرت شیخ محمد مکی (رحمہ اللہ)		امروھہ۔انڈیا
۱۲	حضرت شاہ محمدی اکبر آبادی (رحمہ اللہ)	۱۱۰۷ھ	اکبر آباد۔انڈیا
۱۳	حضرت شاہ محب اللہ الہ آبادی (رحمہ اللہ)	۱۰۵۸ھ	الہ آباد۔انڈیا
۱۴	حضرت شاہ ابو سعید نعمانی (رحمہ اللہ)	۱۰۴۰ھ	گنگوہ۔ انڈیا
۱۵	حضرت شاہ نظام الدین بلخی (رحمہ اللہ)	۱۰۳۵ھ	بلخ۔ افغانستان
۱۶	حضرت شاہ جلال الدین تھانسیری (رحمہ اللہ)	۹۸۹ھ	تھانسیر۔ انڈیا
۱۷	**حضرت شاہ عبد القدوس گنگوھی (رحمہ اللہ)**	۹۴۴ھ	**گنگوہ**

۱۸	حضرت شیخ محمد (رحمہ اللہ)	سنہ ۸۹۸ھ	ردولی۔ انڈیا
۱۹	حضرت شیخ احمد عارف (رحمہ اللہ)	سنہ ۸۸۲ھ	ردولی۔ انڈیا
۲۰	حضرت شیخ احمد عبدالحق (رحمہ اللہ)	سنہ ۸۳۷ھ	ردولی۔ انڈیا
۲۱	حضرت شاہ جلال الدین کبیر اولیاء (رحمہ اللہ)	سنہ ۷۶۵ھ	پانی پت۔ انڈیا
۲۲	حضرت شاہ شمس الدین ترک پانی پتی (رحمہ اللہ)	سنہ ۷۴۱ھ	کلیر۔ انڈیا
۲۳	**حضرت شاہ علاؤالدین غنی احمد صابری کلیری (رحمہ اللہ)**	**سنہ ۶۹۰ھ**	**کلیر۔ انڈیا**
۲۴	حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج (رحمہ اللہ)	سنہ ۶۶۸ھ	پاک پتن۔ پاکستان
۲۵	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (رحمہ اللہ)	سنہ ۶۳۳ھ	دہلی۔انڈیا
۲۶	**حضرت شاہ معین الدین چشتی اجمیری (رحمہ اللہ)**	**سنہ ۶۳۲ھ**	**اجمیر۔انڈیا**
۲۷	حضرت خواجہ عثمان ہارونی (رحمہ اللہ)	سنہ ۵۹۷ھ	مکہ مکرمہ
۲۸	حضرت شاہ شریف زندنی (رحمہ اللہ)	سنہ ۵۸۴ھ	شام
۲۹	حضرت خواجہ مودود چشتی (رحمہ اللہ)	سنہ ۵۲۷ھ	چشت (ہرات)۔افغانستان
۳۰	حضرت شاہ ابو یوسف (رحمہ اللہ)	سنہ ۴۵۹ھ	چشت (ہرات)۔افغانستان
۳۱	حضرت شاہ ابو محمد (رحمہ اللہ)	سنہ ۴۱۱ھ	چشت (ہرات)۔افغانستان
۳۲	حضرت شاہ احمد ابدال چشتی (رحمہ اللہ)	سنہ ۳۵۵ھ	چشت (ہرات)۔افغانستان
۳۳	حضرت شیخ ابو اسحاق شامی (رحمہ اللہ)	سنہ ۳۲۹ھ	عکہ (شام)
۳۴	حضرت خواجہ ممشاد علوی (رحمہ اللہ)	سنہ ۲۹۸ھ	دینور (بغداد)
۳۵	حضرت شاہ ابو ھُبیرہ بصری (رحمہ اللہ)	سنہ ۲۸۷ھ	بصرہ
۳۶	حضرت شیخ حذیفہ مرعشی (رحمہ اللہ)	سنہ ۲۰۲ھ / سنہ ۲۷۹ھ (عمر ۱۲۰ سال)	
۳۷	حضرت شیخ سلطان ابراھیم بن ادھم (رحمہ اللہ)	سنہ ۱۶۲ھ	شام
۳۸	حضرت شاہ فُضیل بن عیاض (رحمہ اللہ)	سنہ ۱۸۷ھ	مکہ مکرمہ
۳۹	حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید (رحمہ اللہ)	سنہ ۱۷۶ھ	بصرہ
۴۰	حضرت خواجہ حسن بصری (رحمہ اللہ)	سنہ ۱۱۰ھ	بصرہ
۴۱	حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ	سنہ ۴۰ھ	کوفہ
۴۲	حضرت سیدنا و مولانا رحمۃ للعالمین محمد، خاتم النبیین ﷺ	سنہ ۱۱ھ	مدینہ منورہ

حقیقت عشق کو ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے لنک:

https://archive.org/details/haqiqat-e-ishq

ویب سائٹ:
https://urdupoetry.info

حضرت شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کے مختصر تعارف پر حضرت مولانا محمد اشفاق احمد رحمہ اللہ (خلیفہ ارشد حضرت مولانا مطلوب الرحمن عثمانی رحمہ اللہ) کی لکھی تحریر کو ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے لنک:

https://archive.org/details/allama-shabbir-ahmed-usmani-details

To download Tafseer-e-Usmani written by Hazrat Allama Shabbir Ahmed Usmani (RA), translated in English by Hazrat Maulana Mohammad Ashfaq Ahmad (RA); go to below link:
https://archive.org/details/tafseer-e-usmani-english

مکتبہ علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ